رمضان المبارک کی مناسبت سے امت مسلمہ کے لئے ایک انمول تحفہ

عَمَلٌ قَلِيْلٌ وَاَجْرٌ كَثِيْرٌ

عمل تھوڑا اور اجر زیادہ

تالیف:

شیخ صالح محمد المدنی

حفظہ اللہ



رمضان المبارک کی مناسبت سے امت مسلمہ کے لئے ایک انمول تحفہ

عَمَلٌ قَلِيلٌ وَاَجْرٌ كَثِيرٌ

عمل تھوڑا اور اجر زیادہ

تالیف:

شیخ صالح محمد المدنی

پیشکش: انصاراللہ اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند ضروری باتیں

ہر انسان فطری طور پر یہ بات چاہتا ہے کہ اس کو کم سے کم محنت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو جائے۔ اس کے لئے وہ طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔ ایک تاجر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کو ایسا مال تجارت ہاتھ لگے جس میں کم سے کم وقت اور سرمایہ میں زیادہ نفع حاصل ہو جائے۔ اسی طرح ایک کسان کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی چیز کاشت کرے جس میں محنت و مشقت تو کم ہو مگر پیداوار زیادہ ہو اور بازار میں اس کی قیمت زیادہ لگے۔

یہ تو ہے دنیا کے عارضی فائدے کا معاملہ، اسی طرح ایک مسلمان بھی اسی فطری تقاضے کی بنا پر ایسے نیک اعمال کو اختیار کرتا ہے جس میں اس کو زیادہ سے زیادہ اخروی درجات ملنے کی امید ہو۔ خاص کر ایسے اوقات میں جبکہ اللہ رب العزت کی جانب سے نیک اعمال کی طرف راغب ہونے پر انعام و اکرام کی بارش ہوتی ہو۔ چنانچہ اسی فطری تقاضے کے تحت مسلمانوں کے لئے مختلف فرائض و نفلی امور کی ادائیگی پر مختلف اجر و ثواب کو قرآن و حدیث میں کثرت سے بیان کیا گیا ہے تاکہ ان میں نیکیوں میں رغبت اور برائیوں سے نفرت پیدا ہو۔

چنانچہ رمضان المبارک کا مہینہ ایسے اوقات میں سب سے بہترین وقت ہے جب اللہ رب العزت کی رحمت موسلا دھار بارش کی مانند برستی ہے۔ ایک نفل کا ثواب ایک فرض کے برابر، اور ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

ایک بات اس ضمن میں پیش نظر رہے کہ فرائض اور نفلی امور کے درمیان تقدیم و تاخیر کا جو معیار شریعت نے مقرر کیا ہے اس کا لحاظ رکھنا بھی واجب ہے۔ فرائض ہمیشہ نفلی امور پر مقدم رہتے ہیں یعنی ان کو ہمیشہ نفلی امور سے پہلے ادا کیا جاتا ہے۔

لیکن چونکہ انسان کسی بھی معاملے میں افراط و تفریط کا شکار بھی جلد ہو جاتا ہے لہذا وہ شریعت کے عائد کردہ فرائض واجبات (جیسا کہ نماز باجماعت اور جہاد فی سبیل اللہ کہ) جن میں انسان کو کچھ مشقت اور تکالیف جھیلنی پڑتی ہیں، ان کو پس پشت ڈالتے ہوئے خاص کر وہ نفلی امور جن میں فرائض کے مقابلے میں کم مشقت لگتی ہو اور وہ آسانی سے ادا ہو جاتے ہوں، ان کی طرف التفات کرتا ہے اور ان نفلی امور کے بارے میں وارد شدہ اجر و ثواب کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھتا ہے۔

جبکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ اگر انسان سب سے پہلے فرائض کو ادا کرنے والا ہو تو اس کی ادائیگی پر وارد اجر و ثواب کا تو وہ مستحق ٹھہرتا ہی ہے، مگر وہ نفلی امور جن کی ادائیگی وہ نہ کر سکا، اس کے باوجود صرف ان کی ادائیگی کی نیت پر ہی اس کو وہ اجر و ثواب مل جائے گا۔ لیکن اگر وہ صرف نفلی امور ادا کرتا رہے اور فرائض کی ادائیگی میں غفلت برتے اور نفلی امور پر بیان کئے گئے ثواب کو اپنے لئے کافی سمجھے تو نفلی امور پر جو اجر وثواب ہے اس سے تو کوئی انکاری نہیں مگر اندیشہ اس بات کا ہے کہ فرائض کی ادائیگی پر جو عتاب اور وعیدیں نازل ہوئی ہیں وہ ان اجر وثواب کو ضائع کرنے کا باعث بن جائیں گی۔

چنانچہ اعمال میں شریعت کی طرف سے مقرر کردہ تقدیم و تاخیر کا لحاظ رکھتے ہوئے ہم ایسے اعمال کو جاننے کی کوشش کریں جن میں "عمل تھوڑا اور اجر زیادہ" ہو اور حقیقت یہ ہے کہ چاہے فرائض ہوں یا نفلی امور، کم سے کم وقت میں جو اجر و ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے حوالے سے بیان کئے گئے ہیں، وہ شاید ہی کسی اور فرض یا نفلی امور کے لئے بیان کئے گئے ہوں۔ جن فرائض اور نفلی امور پر بڑے بڑے اجر و ثواب بیان بھی کئے گئے ہیں اگر وہ جہاد فی سبیل اللہ کے دوران کئے جائیں تو ان کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں۔

تو گویا ”عمل تھوڑا اور اجر زیادہ “ کا سب سے بڑا ذریعہ جہاد فی سبیل اللہ ہے، جس کے دوران کئے جانے والے کسی بھی نیک عمل کے اجر وثواب کے مقابل کوئی عمل نہیں۔ پھر نیک اعمال جہاد کے دوران رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں کئے جائیں تو اس کا اجر و ثواب کا کیا ہی کہنا، بس جس کو یہ چیزیں نصیب ہو جائیں تو اس کے بارے میں تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

﴿وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ:۳۵)

”یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبوں والے ہیں“۔

بشرطیکہ نیت اور مقصود اللہ کی رضاجوئی کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ)) (سنن النسائی ج۱۰ص۲۰۴رقم۳۰۸۹)

”سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا کہ آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو جہاد میں اجر کی بھی نیت رکھتا ہے اور اس بات کی بھی کہ لوگوں میں اس کا تذکرہ کیا جائے، ایسے شخص کو کیا ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے لئے کچھ بھی نہیں۔ اس شخص نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا اور ہر بار رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لئے کچھ بھی اجر نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف ایسے خالص عمل کو قبول فرماتا ہے جو محض اس کی رضاجوئی کے لئے کیا جائے“۔

﴿عَمَلٌ قَلِيْلٌ وَاَجْرٌ كَثِيْرٌ﴾

عمل تھوڑا اور اجر زیادہ

جنت کا مختصر ترین راستہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْجِهَادُ مُخْتَصَرُ طَرِيقِ الْجَنَّةِ)) (المغنی ج۱ص۴)

"جہاد جنت کا مختصر ترین راستہ ہے"۔

اس حدیث کی تائید درج ذیل احادیث صحیحہ سے بھی ہوتی ہے:

((سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)) (صحیح البخاری ج۹ص۳۷۹رقم:۲۵۹۷)

"رسول اللہ کے پاس ایک شخص ہتھیاروں سے لیس آیا، اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں پہلے جہاد میں چلا جاؤں، یا سلام لے آؤں، آپ نے فرمایا پہلے اسلام لاؤ، پھر جہاد میں شرکت کرنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، اور جہاد میں وہ شہید ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا، لیکن ثواب بہت زیادہ پا گیا"۔

((عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)) (صحیح مسلم ج۹ص۴۹۹رقم:۳۵۱۹)

"سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ بنو نبیت کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں پھر میدان میں بڑھا اور لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ دیا گیا"۔

چناچہ ان صحابی کے بارے میں سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ملتا ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَخْبِرُونِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يُصَلِّ صَلَاةً ؟ ثُمَّ يَقُولُ: هُوَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ" (فتح الباری ج۸ص۴۰۲رقم:۲۵۹۷واسنادہ صحیح)

"مجھے ایسے آدمی کے بارے میں بتاؤ جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور جنت میں داخل ہو گیا، پھر خود ہی فرمایا: وہ خوش قسمت شخص سیدنا عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں"۔

پاؤں غبار آلود ہونے سے جنت واجب:

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ)) (صحیح البخاری ج۹ص۳۸۵ رقم:۲۶۰۰)

"جس بندے کے قدم اللہ راستے میں غبار آلود ہوئے اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی"۔

((مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰه بَاعَدَ اللّٰه مِنْهُ النَّار مَسِيرَة أَلْف عَام لِلرَّاكِبِ الْمُسْتَعْجِل)) ﴿فتح الباری لابن حجر ج۸ ص۸۰۸ رقم:۲۶۰۰﴾

"جس شخص کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کو ایک ہزار سال دور فرمادیتے ہیں، یعنی اتنی مسافت جہنم اس سے دور ہو جاتی ہے جتنی مسافت ایک تیز رفتار گھڑ سوار ایک ہزار سال میں طے کرتا ہے"۔

تمام فقہاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن و حدیث میں جب کبھی "فی سبیل اللہ" عمومی طور پر بولا جائے تو اس سے مراد "جہاد فی سبیل اللہ" ہی ہوتا ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب فی سبیل اللہ کا لفظ مطلق بولا جائے تو اس سے جہاد مراد ہوتا ہے"۔ (حاشیہ صحیح بخاری)

نماز روزہ اور ذکر کے اجر کو سات سو گنا بڑھانے والا عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ))

(ابوداود ج۷ص۹رقم:۲۱۳۷۔المستدرك للحاكم على الصحيحين ج۶ص۲۴رقم:۲۲۳۷هذا حديث صحيح على شرط البخاری ، ولم يخرجاه)

"جہاد میں نماز، روزہ اور ذکر کا اجر، جہاد میں خرچ کرنے کے اجر سے سات سو گنا بڑھادیا جاتا ہے"۔

ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر عمل:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)) (سنن ترمذی ج٦ص٢٠٦رقم:١٥٧٤)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھاٹی پر گزر ہوا اس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انہیں بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی میں رہتا۔ لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کرونگا۔ پس جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا فرمایا ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لئے کھڑے ہونا، اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تم لوگوں کی بخشش فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں۔ لہذا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے، فَوَاقَ نَاقَة (یعنی اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ) کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ یہ حدیث حسن ہے"۔

یہاں پر بھی اس حدیث میں نماز کی فرضیت زیرِ بحث نہیں بلکہ حالت قیام کی عبادت کا تقابل حالت جہاد سے کیا گیا ہے۔

ستر گنا افضل نماز:

((صلاة الرجل متقلدا بسيفه تفضل على صلاته غير متقلد بسبعمائة ضعف))

(کنز العمال ج۴ص۳۳۸رقم:۱۰۷۹۰ واسنادہ صحیح)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تلوار باندھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز، بغیر تلوار باندھے نماز پڑھنے والے سے ستر گنا افضل ہے''۔

چالیس سال کی عبادت سے بہتر عمل:

((عسعس بن سلامة ، يقول أن النبی ﷺ كان فی سفر ففقد رجلا من أصحابه ، فقال انی أردت أن أخلو الجبل وأتعبد۔قال فلا تفعله ولا يفعله أحدكم ، فلصبر ساعة فی بعض مواطن الاسلام أفضل من عبادة ربه عز وجل أربعين سنة خاليا)) (شعب الایمان ج۹ص۲۵۷رقم:۴۰۶۴)

''سیدنا عسعس بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے کہ آپ نے اپنے رفقاء میں سے ایک شخص کو نہ پایا(تو جب ان کو ڈھونڈ کر لایا گیا تو) وہ کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی پہاڑی پر خلوت اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو اور نہ کوئی اور تم سے ایسا کرے، اسلام کے معرکوں میں سے کسی معرکے میں تمہارا ایک گھڑی ڈٹ کر لڑنا، تنہائی میں چالیس سال کی عبادت سے افضل ہے''۔

((عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقَ زَوْجِي غَازِيًا وَكُنْتُ أَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى وَبِفِعْلِهِ كُلِّهِ فَأَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُبْلِغُنِي عَمَلَهُ حَتَّى يَرْجِعَ فَقَالَ لَهَا أَتَسْتَطِيعِينَ أَنْ تَقُومِي وَلَا تَقْعُدِي وَتَصُومِي وَلَا تُفْطِرِي وَتَذْكُرِي اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا تَفْتُرِي حَتَّى يَرْجِعَ قَالَتْ مَا أُطِيقُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ طُوِّقْتِيهِ مَا بَلَغْتِ الْعُشْرَ مِنْ عَمَلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ)) (مسند احمد ج۳۱ص۲۳۲رقم:۱۵۰۸۰)

”سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ میرا شوہر جہاد میں شرکت کے لیے چلا گیا ہے میں اس کی نماز اور ہر کام میں اقتداء کیا کرتی تھی۔ اب مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے اس کے مرتبہ تک پہنچا دے کیونکہ میں تو جہاد میں شرکت نہیں کر سکتی، حتی کہ وہ واپس آجائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ ممکن ہے کہ تم ہمیشہ قیام میں رہو کبھی نہ بیٹھو، ہمیشہ روزے رکھو کبھی ناغہ نہ کرو اور ہمیشہ ذکر الٰہی کرو کبھی اس سے غفلت نہ کرو یہاں تک کہ وہ واپس آجائے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ تو میرے لیے ممکن نہیں ہے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں یہ سب کرنے کی طاقت موجود ہوتی تو تب بھی تم اس کی واپسی تک اس کے عمل کے دسویں حصے تک نہ پہنچ پاتیں“۔

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((عن أبي هريرة قال: اذا رابطت ثلاثا فليتعبد المتبعدون ما شاء وا))

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۴ص۵۸۳موقوفاًباسناد صحیح)

”جب تم نے تین دن پہرہ دے دیا تو پھر دیگر عبادت گزار جو چاہیں عبادت کر لیں، تمہارے مقام کو نہیں پہنچ سکتے“۔

ایک مہینے کے روزوں اور رات کے قیام سے افضل عمل:

((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ))(صحیح مسلم ج۱۰ص۲۶رقم:۳۲۳۵)

”ایک دن کی پہرداری ایک مہینے کے روزوں اور رات کے قیام سے افضل ہے“۔

((رباط شهر خير من صيام دهر)) (رواه الطبرانی ورجاله ثقات۔مجمع الزوائد ج۵ ص۲۹۰)

"ایک مہینے کی پہرے داری ساری زندگی روزے رکھنے سے افضل ہے"۔

ان احادیث میں روزے کی فرضیت زیرِ بحث نہیں بلکہ حالت قیام کی روزوں کے اجر کا تقابل حالت جہاد سے کیا گیا ہے۔

جہنم سے ستر سال کی مسافت پر دور لے جانے والا روزہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنْ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

(صحیح البخاری ج۹ ص۳۲۳ رقم:۲۶۲۸)

"جو شخص اللہ کے راستے میں نکل کر ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بدولت اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت کی مقدار جہنم سے دور فرما دیتے ہیں"۔

((من صام يوما فی سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض)) (رواه الطبرانی فی الصغير والاوسط واسناده حسن۔مجمع الزوائد ج۳ ص۱۹۴)

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان جتنی خندق بنا دیتے ہیں"۔

دن کے روزے اور رات کے قیام سے افضل عمل:

((اتاہ رجل فقال:یارسول اللہ ﷺ!أخبرنی بعمل ادرك به عمل المجاھدین فی سبیل اللہ فقال:لوقمت اللیل وصمت النھارلم تبغ نوم المجاھد فی سبیل اللہ))

(کتاب السنن لسعید بن منصور۔مشارع الاشواق ج اص۱۵۸)

"ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جس کے ذریعے مجاہدین فی سبیل اللہ کے عمل تک پہنچ سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم رات کو قیام کرو اور دن میں روزے رکھو، تب بھی مجاہد کی نیند کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے"۔

((ان اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال:یستطیع احدکم ان یقوم فلا یفتر ویصوم فلا یفطر ماکان حیا؟ فقیل:یااباھریرۃ ومن یطیق ھذا؟ قال:والذی نفسی بیدہ ان نوم المجاھد فی سبیل اللہ افضل منہ)) (کتاب الجہاد لابن مبارك ج اص۹۵)

"سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا تم اس بات کی قوت رکھتے ہو کہ پوری زندگی نماز پڑھتے رہو اور نہ تھکو، روزے رکھتے رہو اور ناغہ نہ کرو؟ لوگوں نے جواب دیا: اے ابوہریرہ! اس بات کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجاہد کی نیند کرنا اس سے افضل ہے"۔

شب قدر میں حرمین شریفین میں قیام کرنے سے افضل عمل:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((موقف ساعة فی سبیل اللہ ، خیر من قیام لیلة القدر عند الحجر الأسود))

(شعب الایمان للبیھقی ج۹ ص۳۱۱ رقم: ۴۱۱۷۔ صحیح ابن حبان ج۱۹ ص۲۱۱ رقم ۴۶۸۶ واسنادہ صحیح)

"ایک گھڑی اللہ کے راستے میں کھڑے رہنا، لیلۃُ القدر میں حجر اسود کے پاس قیام کرنے سے افضل ہے"۔

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رباط لیلة الی جانب البحر من وراء عورة المسلمین أحب الی من أن أوافق لیلة القدر فی أحد المسجدین، مسجد الکعبة أو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینة)) (مصنف عبد الرزاق ج۵ ص۱۸۲ رقم: ۹۶۱۶)

"سمندر کی جانب سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ایک رات کی پہرے داری، مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کعبۃ اللہ یا مسجد نبوی ﷺ میں لیلۃ القدر کو پالوں"۔

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ قال: ألا أنبئکم بلیلة أفضل من لیلة القدر ؟ حارس حرس فی أرض خوف لعله أن لا یرجع الی أهله))

(مصنف ابن ابی شیبة ج۴ ص۵۵۶۔ مستدرك للحاکم علی الصحیحین ج۶ ص۳۲ رقم ۲۳۸۲ ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ)

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں شب قدر سے افضل رات نہ بتاؤں ؟ (جان لو) وہ شخص جو کسی خطرے والی جگہ پہرہ دے اور امکان ہو کہ وہ واپس اپنے گھر نہیں لوٹ سکے گا"۔

ستر حج کرنے سے افضل عمل:

((عن آدم بن علی قال: سمعت ابن عمر یقول: لسفرة فی سبیل اللّٰہ عز وجل أفضل من خمسین حجة)) (کتاب الجہاد لابن مبارک ج۱ص۲۲۷رقم۲۲۶ وسندہ صحیح علی شرط البخاری)

"آدم بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے کا ایک سفر پچاس حج کرنے سے افضل ہے"۔

((علیکم بالحج فانه عمل صالح أمر اللّٰہ به، والجهاد أفضل منه))

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۴ص۵۷۶ واسنادہ صحیح)

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ حج کیا کرو، کیونکہ وہ نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور جہاد اس سے بھی افضل ہے"۔

((ان رسول اللّٰہ ﷺ قال: للغازی فی سبیل اللّٰہ من الاجر سبعون ضعفاً علی المقیم القاعد، وللحاج نصف ما للغازی، وللمعتمر نصف ما للحاج))

(شفاء الصدور۔ مشارع الاشواق ج۱ص۲۰۵)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو گھر بیٹھے شخص سے ستر گنا زیادہ اجر ملتا ہے، جبکہ حاجی کو مجاہد سے آدھا اور عمرہ کرنے والے کو حاجی سے آدھا اجر ملتا ہے"۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ))

(صحیح البخاری ج۵ص۳۹۸رقم: ۱۴۲۲)

''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے ؟ فرمایا: حج مبرور''۔

امام ابن نحاس شہید رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث میں پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فی هذه الاحاديث كلها، ان الجهاد مطلقاً افضل من الحج مطلقاً وقد جاء في احاديث أخر ان الجهاد دائماً هو افضل من حج النافلة، وان حجة الاسلام افضل من الجهاد۔ والظاهر ان حجة الاسلام انماتكون افضل من جهاد هوفرض كفاية، واما الجهاد اذا صار فرض عين، فهو مقدم على حجة الاسلام قطعاً'' (مشارع الاشواق ج۱ص۲۰۵)

''ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ اصولی طور پر جہاد حج سے افضل عمل ہے، لیکن اگر جہاد فرض کفایہ ہو تو اس صورت میں فرض حج افضل ہو گا، لیکن اگر جہاد فرض عین ہو چکا ہے تو وہ فرض حج سے افضل ہے''۔

تمام نماز پڑھنے والے اور روزے رکھنے والوں کے برابر اجر دینے والا عمل:

((وعن أنس بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أجر الرباط فقال من رابط يوما حارسا من وراء المسلمين كان له أجر من خلفه ممن صام وصلى))

(المعجم الاوسط للطبراني ج۷ص۳۶۸ رقم ۸۲۹۰۔ مجمع الذوائد ج۵ص۲۸۹ورجاله ثقات)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پہرے داری کے اجر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک رات مسلمانوں کی پہرے داری کی تو اُسے اپنے پیچھے نماز پڑھنے والے اور روزے رکھنے والوں کے برابر اجر ملتا رہے گا"۔

گناہوں کو مٹا دینے والا سب سے بڑا عمل:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءُ الْخَطَايَا)) (مسند احمد، ج:۳۶، ص:۵۵، رقم الحدیث:۱۶۹۹۸)

"بے شک تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے"۔

((وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما راح مسلم في سبيل الله مجاهدا أو حاجا مهلا أو ملبيا الا غربت الشمس بذنوبه وخرج منها))

(رواه الطبراني في الاوسط وفيه من لم اعرفه۔ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۰۹)

"جو مسلمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے یا حج میں تلبیہ پڑھتے ہوئے شام کرتا ہے تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے"۔

((قال مكحول رحمه الله: بات حتى يصبح تحاتت عنه خطاياه))

(مصنف ابن ابي شيبة ج ۴ ص ۵۶۷ واسناده صحيح)

"سیدنا مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں"۔

((عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِأَنَّ رَجُلا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلانًا هَلَكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ فَاجِرٌ فَلاتُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ اللَّيْلَةَ الَّتِي صُحِبْتَ فِيهَا فِي الْحَرَسِ فَإِنَّهُ كَانَ فِيهِمْ؟ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ تَبِعَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَ قَبْرَهُ قَعَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُ حَثَى عَلَيْهِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ قَالَ:يُثْنِي عَلَيْكَ النَّاسُ شَرًّا وَأُثْنِي عَلَيْكَ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:دَعْنَا مِنْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ،مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

(المعجم الكبير للطبراني ج١٦ص١٩٢رقم:١٨٢٩٠۔مجمع الزوائدج٥ص٢٧٦وفيه يزيد بن ثعلب ولم أعرفه ، وبقية رجاله ثقات)

”سیدنا ابو المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ!فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔آپ اس پر نماز جنازہ اداء فرمادیجئے۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ!وہ شخص تو”فاسق“تھا،آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھئے۔پہلے والے شخص نے کہا:یارسول اللہ ﷺ!جب میں نے ایک مرتبہ جہاد میں (آپ کے ہمراہ)رات بھر پہرا دیا تھا،وہ شخص بھی پہرہ دینے والوں میں شامل تھا۔(یہ سن کر) آپ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادافرمائی، پھر اس کے جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے اس کی قبر پر تشریف فرماہوئے، یہاں تک کہ جب اس کی تدفین سے تو اس کی قبر پر تین مٹھیاں ڈالیں اور پھر فرمایا:لوگ تجھے بُرا کہہ رہے ہیں، جبکہ میں تیری اچھائی کی تعریف کرتا ہوں۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا:یارسول اللہ ﷺ!یہ کس وجہ سے ہے؟رسول اللہ ﷺ!نے ارشاد فرمایا :چھوڑدو،اے عمر!جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا،جنت اس کے لئے واجب ہو گئی“۔

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ جس شخص کا کفر اور ارتداد واضح ہو جائے تو اس کو یہ فضیلت کسی صورت حاصل نہیں ہو گی کیونکہ ایک شخص کا کفر بواح یا ارتداد میں مبتلا ہونا اس کے پچھلے سارے نیک اعمال کو حبط (برباد) اور ضائع کر دیتا ہے۔ جیسا کہ منافق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يُقْتَلَ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي النَّارِ السَّيْفُ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)) (مسند احمد ج:٣٦، ص:٥٥، رقم الحدیث:١٦٩٩٨)

"منافق آدمی جو اپنی جان ومال کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرتا ہے، جب دشمن سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ لڑتے ہوئے مارا جاتا ہے، یہ شخص جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔"

ایک تیر چلانے سے جنت واجب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من رمی بسهم فی سبیل الله فله عدل محرر، ومن بلغ بسهم فی سبیل الله فله درجة فی الجنة)) (المستدرك للحاكم على الصحيحين ج٦ ص ١٦٥ هذا حديث صحيح على شرط الشيخين)

"جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا تو اس کا تیر چلانا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور جس نے اپنا تیر دشمن تک (ٹھیک ٹھیک) پہنچایا تو اس کو جنت کا ایک درجہ ملے گا"۔

((مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ))

(سنن النسائی ج١٠ ص٢١٠ رقم:٣٠٩٣۔ صحیح ابن حبان ج١٩ ص٢٣٨ رقم:٤٧٠٠)

”جس نے دشمن تک ایک تیر پہنچایا تو اللہ تعالیٰ (جنت میں)اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں ۔سیدنا ابن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ!درجہ کیا ہے؟رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ درجہ تمہارے گھر کی سیڑھی کے درجے جیسا نہیں،بلکہ ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہو گی“۔

((عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَقَاتِلُوا قَالَ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ هَذَا))

(مسند احمدج ۳۶ص ۴۵ رقم: ۱۶۹۸۸)

”سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اُٹھو اور دشمنوں سے لڑو۔ یہ سن کر ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا :اس کے لئے جنت واجب ہو گئی“۔

ایک قے کرنے پر ایک شہید کا اجر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْئُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ))

(ابوداودج۶،ص:۵۰۰، رقم الحدیث: ۲۱۳۲)

”(جہاد کے دوران)سمندر میں جسے چکر آئے اور قے آجائے تو اسے ایک شہید کا اجر ملتا ہے اور جو اس میں ڈوب جائے اسے دو شہیدوں کا اجر ملتا ہے“۔

((وَالْمَائِدُ فِيهِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ))(المعجم الکبیر للطبرانی ج۲۰ص۱۴۶رقم: ۱۵۳۲۔المستدرک للحاکم علی الصحیحین ج۶ص۲۴۰رقم: ۲۵۸۵ہذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ، ولم یخرجاہ)

"سمندری جہاد کے دوران قے کرنے والا (خشکی میں) خون میں لت پت ہونے والا جیسا ہے"۔

سر درد اور پچھلے گناہ معاف:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((من صدع رأسه في سبيل الله غفر الله له ما تقدم من ذنبه))

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۴، ص۵۸۵)

"جس شخص کے سر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر دَرد ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔

((من صدع رأسه في سبيل الله فاحتسب غفر له ما كان قبل ذلك من ذنب))

(المعجم الكبير للطبراني ۔ مجمع الزوائد ج ۲ ص۳۰۲ واسناده حسن)

"جو اللہ کے راستے میں اس کی رضاجوئی کے لئے نکلا، اس دوران اس کے سر میں دَرد ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔

((عن انس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من مرض يوماً في سبيل الله اعطاه الله ثواب عبادة سنة)) (ابن عساكر ۔ مشارع الاشواق ج۲ ص۶۵۹)

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے راستے میں نکل کر ایک دن بیمار ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ایک سال کی عبادت کا اجر عطا فرماتے ہیں"۔

ایک سوئی کی وجہ سے جنت میں داخلہ:

((عن كعب رضى الله عنه انه قال:دخل الجنة رجل فى ابرة اعارها فى سبيل الله، ودخلت امرأة الجنة فى مسلة اعانت بها فى سبيل الله))(مشارع الاشواق ج۱ص۲۸۴)

"سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جنت میں داخل ہوا اُس سوئی کی وجہ سے جو اس نے اللہ کے راستے میں کسی کو عاریۃً دی تھی اور ایک عورت جنت میں داخل ہوئی ایک سوئے کی وجہ سے جو اُس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیا تھا"۔

اسی لئے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أنفق فى سبيل الله ولوبمشقص)) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج۴،ص:۵۸٦)

"جہاد میں خرچ کیا کرو اگرچہ تیر کی ایک نوک یا قینچی ہی کیوں نہ ہو"

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا))(مسنداحمدج:۳۲،ص۱۴۸رقم الحدیث:۱۵۳۸۹)

"بھلائی (کے کام) میں کسی بھی تھوڑی چیز کو حقیر نہ سمجھو"۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لِاَنْ أُمَتَّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةً بَعْدَ حَجَّةٍ))

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۸ص۱۰ رقم:۸۹٦۴۔مجمع الزوائد ج۵ص۲۸۴ ورجاله ثقات)

”مجھے جہاد میں ایک کوڑے جیسی حقیر شے دے کر ثواب حاصل کرنا، پے در پے حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے“۔

ایک دن میں دس ہزار سال کا اجر:

((وخرج سلطان نور الدين في كتابه باسناده، عن انس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ومن خدم المجاهدين يوماً فله عند الله ثواب عشرة الآف سنة))

(مشارع الاشواق ج۱ص۳۱۶)

”سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں سند کے ساتھ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجاہدین کی ایک دن کی خدمت کی تو اُسے اللہ تعالیٰ کے ہاں دس ہزار سال کا اجر ملے گا“۔

ایک دن یا رات میں ہزاروں رات کے قیام اور روزوں کا اجر:

((عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ الْمَنَازِلِ))

(سنن الترمذی ج٦ص۲۳۱رقم:۱۵۹۰۔سنن النسائی ج۱۰ص۲۴۸رقم:۳۱۱۸وقال حاکم ہذا حدیث صحیح علی شرط البخاری)

”سیدنا عثمان کے مولی ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تم لوگوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تاکہ تم لوگ (مدینہ

چھوڑ کر) مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لئے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کی پہرے داری دوسری تمام جگہوں پر گزارے جانے والے ہزار دنوں سے بہتر ہے"۔

امام ابن النحاس شہید رضی اللہ عنہ اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وفی حدیث عثمان رضی الله عنه هذا دلیل واضح علی ان اقامة المرابط یوماً واحداًبارض الرباط افضل من الاقامة ألف یوم فی غیره من الاماکن ،سواء قام مکة أو المدینة،أو بیت المقدس ولهذا خاف عثمان رضی الله عنه أیتفرق الناس عنه اذا أعلمهم بذلك رغبة فی الرباط ، والاقامة ببلاده انه یعلم ان ذلك یعم مکة والمدینة لماخاف تفرقهم وخروجهم من المدینة الی بلاد الرباط''۔ (مشارع الاشواق ج اص ۳۸۴)

"سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کی پہرے داری دنیا کے تمام مقامات پر گزارے جانے والے ہزاروں دنوں سے افضل ہے، ان مقامات میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس بھی آتے ہیں، کیونکہ اگر ان میں مکہ مکرمہ اور مدینہ شامل نہ ہوتے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس حدیث کو لوگوں سے کچھ عرصے پوشیدہ نہ رکھتے، لیکن چونکہ اس حدیث کو سننے کے بعد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے خالی ہو جانے کا خطرہ تھا، اس لئے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ عرصے تک لوگوں کو نہیں سنایا"۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا))

(سنن ابن ماجة ج۸ص۲۶۷رقم:۲۷۵۶)

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کی پہرے داری کی تو یہ ایک ہزار راتوں کے قیام اور دن کے روزوں جیسی ہے"۔

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لحرس ليلة احب الى من صيام ألف يوم اصومها، وأقوم ليلها فى المسجد الحرام ، وعند قبر رسول الله ﷺ)) (كتاب الجامع۔مشارع الاشواق ج اص ۴۱۸)

"ایک رات اللہ کے راستے میں پہرے داری مجھے ان ایک ہزار دنوں سے زیادہ محبوب ہے جن میں روزانہ روزہ رکھوں اور ہر رات کو مسجد حرام یا مسجد نبوی میں قیام کروں"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکت سے یہ قلیل اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے

تاکہ ہم اجر کثیر کے حقدار بن سکیں۔ آمین

ضمیمہ

صحابہ کرام اور تابعین کا رمضان کیسے گزرتا.........؟؟

((و حَدَّثَنِي عَنْ مَالِك عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ)) (موطا امام مالك رحمه الله ج:١ص:٣٤٣رقم:٢٣٤)

"عبد الرحمن ہرمز الاعرج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ وہ رمضان المبارک (کی راتوں) میں کفار پر لعنت کرتے تھے"۔

انشاء اللہ !ہم اسلاف کے اسی طریقے کے زندہ کرتے ہوئے اس رمضان المبارک کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں،اسی سے مدد مانگتے ہیں،اسی کی پناہ طلب کرتے ہیں،اسی پر توکل کرتے ہیں،ہم اسی کے حضور اپنی بے بسی،کمزوری اور ناتوانی کا اظہار کرتے ہیں،اسی کے حضور دست دعاء پھیلاتے ہیں،اپنے غم اور دکھ کی فریاد اسی کی جناب میں پیش کرتے ہیں۔

اے رب العالمین!تیرے دین کو مٹانے اور مغلوب کرنے کے لئے کفار نے اپنے اعوان کے ساتھ مل کر تیرے بندوں پر عرصہ ٔحیات تنگ کر دیا ہے،ظلم وجبر کی انتہا کر دی ہے،درندگی اور سفاکی کی ساری حدیں پھلانگ دی ہیں،انہیں اپنے علاقوں اور گھروں سے بے گھر کر دیا ہے،ان سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا ہے،اور ان کی جانوں،مالوں اور عزتوں کو مباح کر لیا ہے،ہزاروں معصوم بچوں کو یتیم کر دیا ہے ،ہزاروں خواتین کو بیوہ بنادیا ہے،ہزاروں بے گناہ مردوں،عورتوں اور بچوں اپاہج کر دیا ہے،کتنے ہی بوڑھے والدین کو بے سہارا کر دیا ہے،بے شمار عفت مآب اور پاکدامن خواتین کی عزتوں کر سرعام پامال

کر دیا ہے۔ کتنے ہی گھروں کو مسمار اور شہروں کو کھنڈر کر دیا ہے، مساجد کو منہدم کر دیا ہے اور آبادیوں کو بے آباد اور بستیوں کو ویران کر دیا ہے۔

اے رب العالمین! ہم تیرے دین کے دشمنوں سے اسی طرح برأت کرتے ہیں جس طرح تیرے بندے اور رسول سیدنا نوح علیہ السلام نے کی تھی:

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ (سورۃ نوح)

"اے میرے رب! زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ، اگر تو نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کے ہاں جو اولاد بھی ہو گی وہ بدکردار اور سخت کافر ہو گی۔ اے میرے رب! مجھے، میرے والدین اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہو، ان سب مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما لیکن ظالموں کی ہلاکت اور بربادی میں اور بھی زیادتی فرما"۔

اے رب العالمین! ہم تیرے دین کے دشمنوں سے اسی طرح برأت کرتے ہیں جس طرح تیرے بندے اور رسول سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی:

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (سورۃ یونس)

"اے ہمارے رب! تو نے (آج کے) فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں شان و شوکت اور دولت سے نواز رکھا ہے۔ اے ہمارے رب! کیا اس لئے کہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے ہٹائیں

؟اے ہمارے رب! ان کے مال غارت کر دے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر کر دے کہ یہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں"۔

اے رب العالمین! ہم تیرے دین کے ان دشمنوں سے اسی طرح برأت کرتے ہیں جس طرح تیرے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی:

((اَللّٰھُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَھْلٍ)) (بخاری)

"یااللہ! (آج کے) ابوجہل کو ہلاک کر دے"۔

((اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ))

(ابن ماجہ)

"اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، لشکروں کو شکست دے۔ یااللہ! کفار اور مشرکین کو شکست دے اور ان کے پاؤں ڈگمگا دے"۔

اے رب العالمین! ہم تیرے دین ان کے دشمنوں سے اسی طرح برأت کرتے ہیں جس طرح تیرے بندے اور رسول کے خلیفہ ثانی اور جلیل القدر صحابی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی:

((اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ اَھْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتَھُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ)) (مروزی)

"اے اللہ! اہل کتاب میں سے ان کافروں پر لعنت فرما جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں۔ اے اللہ! ان کی باتوں میں اختلاف پیدا فرما دے، ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما دے جسے تو مجرموں سے کبھی نہیں پھیرتا"۔

اے رب العالمین!ہم تیرے دین کے ان دشمنوں سے اسی طرح برأت کرتے ہیں جس طرح تیرے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابی سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے وقتِ شہادت کی تھی:

(اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا) (بخاری)

"یا اللہ!ان میں سے ایک ایک کو گن لے،اور انہیں الگ الگ کر کے ہلاک فرمااور ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ"۔

آمین یارب العالمین.........!

اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

انصار اللہ اردو

باب السلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

http://203.211.136.84/~babislam

اہم نوٹ:

باب السلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں